قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ط واللہ واسع علیم

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اکدن دیکھنا | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

اتکفر جنفاء للنبی تجاہراً
وان کنت قد ساءتک امر خلافۃ
فیاذنہ قد وقع ما کان واقعاً
وما استخلفتہ اللہ العلیم اذا امل
وقضیت امور خلافۃ موعودۃ

اتلعن من ھو مثل بدر منور
فخار ملیکا اجتباھم کمشتری
فلا تبک بعد ظہور تدر مقدر
وما کان رب الکائنات کمہتر
وفی ذالک آیات لقلب مفکر

چندہ
مقامی خریداران للعہ

(ی)
مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط وکتابت منیجر
الفضل قادیان ضلع گورداسپور
کے پتہ پر ہو +
چندہ غیر ممالک سے
(اٰعہ روپے)

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب

جلد ۲ | ۲۰ - جون سنہ ۱۹۱۴ء مطابق ۲۴ رجب سنہ ۱۳۳۲ھ بروز ہفتہ | نمبر ۲

مدینۃ المسیح

حضرت اولوالعزم خلیفۂ دوم مع اہلبیت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر وعافیت ہیں پچھلے الفضل میں اطلاع دی جاچکی ہے کہ حضور رؤیا میں ایک الٰہی تحریک کی بنا پر ایک مضمون لکھ رہے ہیں۔ وہ مضمون آپنے بکمال تلطف مرشدانہ قادیان کی غریب جماعت کو (جسے خلافت کی برکات سے متمتع ہونیکی خوشخبری بذریعہ الہام مل چکی ہے) عصر کے وقت سنایا۔ باوجود گرمی کی تپش اور ہوا کی بندش کے سامعین بت بنے بیٹھے تھے۔ اور ایک عجیب عالم محویت طاری تھا۔ ہمارے خواجہ کرمداد صاحب (جموں) تو ایسے وجد میں آئے کہ چالیس منٹ تک مسجد میں پڑے رہے حضور نے ایک گھنٹے میں مضمون کا بہت سا حصہ سنادیا پھر نماز مغرب ادا کیگئی بعد ازاں باقی حصہ سنانے میں پچیس منٹ خرچ ہوئے۔ اگر ٹھہر ٹھہر کر سنایا جائے تو اڑہائی گھنٹہ میں ختم ہو۔ یہ رسالہ عنقریب چھپ جائے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) حضور نے اسمیں عجیب طور پر سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ رؤساء وامراء وملوک کو کیونکر اور کس جرأت وسادگی سے پیام الٰہی پہنچانا چاہیئے +

(۲) اس ہفتہ مقبرہ بہشتی میں بابو اکبر علی صاحب سیروائز کی بیوی حاکم بی بی جو ایک مخلصہ نیک خاتون تھی۔ دفن ہوئی۔ اللھم اغفرلہا وارحمہا +

(۳) ماہواری چندوں کی وصولی کے لئے بابا محمد حسن صاحب واعظ ضلع گورداسپور میں آتے ہیں احباب انکی مدد کریں +

ضروری جن صاحبوں کے نام وی پی آتے ہیں۔ وہ وصول فرمادیں۔ اور جو صاحب وی پی واپس کریں وہ ساتھ ہی یہ بھی لکھیں۔ کہ آئندہ خریدار رہنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ (منیجر)

رباعیات

نہیں بیچتے چند پیسوں پہ دیں ہم
نہ غیروں کے بنتے ہیں جاکر قریں ہم
اگر خفیہ کوشش کی کہتے ہو سن لو!
کہ ھمّوا بما لم ینالوا نہیں ہم

تم جو تدبیر سے چالیس کے بن بیٹھے امیر
یہ نہ سمجھے کہ یہ تدبیر نہیں ہے تقدیر
اب اگر ہوش میں آئے ہو تو ہے عرض مری
مولوی جی! کوئی وحدت کی بھی سوچو تدبیر

(مرزا بشیر احمد)

(باہتمام منشی غلام رسول صاحب منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر وپبلشر وپروپرائٹر کیلئے شائع ہوا)

مختصر نوٹ

حضرت اقدس کی فراست دربارۂ مولوی محمد علی صاحب

پیغام نے مولوی محمد علی صاحب کے بارے میں

حضرت اقدس کی ایک تحریر شائع کی - اور اس سے استدلال کیا ہے - کہ وہ راہ حق پر ہیں - ہم پوچھتے ہیں - (ا) حضرت اقدس کی جو تحریریں اور دعائیں حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کے حق میں ہیں - اُن پر کیوں تمہارا ایمان نہیں - (ب) جو خدا کی وحی حضرت صاحبزادہ صاحب کے بارے میں ہے - اس سے کیوں انکار ہے - (ج) ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے بارہ میں جو تحریر حضرت اقدس کی ہے - اب اس کے مطابق اُسے مانتے ہو - یا نہیں ؟ وھو ھذا

دربارۂ عبدالحکیم خان	دربارۂ مولوی محمد علی
عبدالحکیم خان جوان صالح ہے علامات رشد وسعادت اس کے چہرہ سے نمایاں ہیں - زیرک اور فہیم ہے × × × میں امید رکھتا ہوں - کہ خداتعالیٰ کئی خدمات اسلام ان کے ہاتھ سے پوری کرے ؛	جوان صالح خداتعالیٰ کے فضل کو پاکر ہماری جماعت میں داخل ہوا ہے یعنی حبی فی اللہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے پلیڈر - میں ان کے آثار بہت عمدہ پاتا ہوں ؛

فرمایئے ؟ اب جو عبارت آپ پیش کرتے ہیں - ہم پر کیونکر حجت ہے - میر عباس علی صاحب کے بارہ میں جو مسیح موعود نے فرمایا - وہ بھی سن لو !

"یہ میرے وہ اوّل دوست ہیں - جن کے دل میں خداتعالےٰ نے سب سے پہلے میری محبت ڈالی - × × وہ ہی بزرگ ہیں - میں کبھی نہیں بھول سکتا کہ بڑے سچے جوشوں کے ساتھ انھوں نے وفاداری دکھلائی - اور میرے لئے ہر ایک قسم کی تکلیفیں اٹھائیں - × × × اور ان کے مرتبہ اخلاص کی بابت کہنے کے لئے یہ کافی ہے - کہ ایک مرتبہ اسی عاجز کو ان کے حق میں الہام ہوا - اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء "

میر عباس علی صاحب کے ارتداد سے مخلصین جماعت احمدیہ آگاہ ہیں - پس مندرجہ بالا عبارت کے بارہ میں کیا کہتے ہو ؟

تماھی جوابکم فھو جوابنا - آپ فراست پیش کرتے ہو - حالانکہ حضرت مسیح موعود نے الہدیٰ میں لکھا ہے - فالاسف [illegible] ان الفراسۃ اخطأت - اور ہم ایک شخص کے بارہ میں اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء کا الہام دکھا چکے ہیں - جو مرتد ہو گیا - جس سے ظاہر ہے - کہ جب کوئی شخص اپنی حالت کو بدلاتا ہے - تو الٰہی وعدہ بھی ساتھ ہی بدل جاتا ہے - اور ابھی تو مولوی محمد علی صاحب خدا کے فضل سے احمدی ہیں - شائد ان کی متواتر ناکامی ہی ان کی ہدایت کا موجب ہو جائے - باقی رہا "یقین" - سو ہم پوچھتے ہیں - کہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے - مجھے یقین ہے - کہ انجمن خلاف منشاء میرے ہرگز نہیں کریگی - اب بتائیے کہ انجمن نے بعد از وفات مسیح موعود جو یہ اعلان شائع کیا کہ (۱) خلیفہ ایک ہے - اور (۲) یہ خلیفہ مطابق الوصیت ہے اور (۳) اس خلیفہ کی بیعت احمدی غیر احمدی کریں - (۴) اور اس خلیفہ کا حکم آیندہ ہمارے لئے ایسا ہو جیسے مسیح موعود کا - (دیکھو بدر جون ۰۸ء)

آیا یہ موافق منشاء مسیح موعود ہے - یا خلاف منشاء پھر انجمن نے اب جو کثرت رائے سے فیصلہ کیا ہے اُسے کیوں نہیں مانتے - حالانکہ حضرت اقدس نے "یقین ہے" اور "ہرگز نہ کریگی" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں - مولوی محمد علی صاحب کی اطاعت کا تو حضرت اقدس نے کہیں ذکر نہیں فرمایا بلکہ اس کی موجودہ حالت پر نظر فرماکر مہربانی کے الفاظ فرمائے جب مولوی موصوف نے اس راہ کو چھوڑ دیا - تو وہ انعام بھی اس سے چھین لیا گیا - اگر مولوی موصوف کل خدانخواستہ اسلام کے خلاف تبلیغ کرنے لگیں - تو پھر بھی یہی عبارت پیش کرکے حجت قائم کر سکو گے - فتدبروا -

پشاوری شیریں کلامی

پشاور کے بعض بزرگوں کو اپنی شیریں کلامی پر ناز ہے - اور وہ ہم پر درشتی اور سخت زبانی کا الزام لگاتے ہیں - مگر افسوس ہے - کوئی مثال نہیں پیش کر سکتے - ایک صاحب جو اپنے آپ کو نہایت حلیم سمجھتے ہیں - اور اہل بیت کی دل میں عزت رکھنے کے مدعی ہیں - اپنی شیریں کلامی کا یہ نمونہ دکھاتے ہیں -

میاں صاحب الوصیت کو خاک میں ملاکر اس کو تاڑ رہے ہیں - × × حافظ روشن علی دریدہ دہن نے شائستگی کو بالائے طاق رکھ کر حیا کا نقاب اتار دیا - اور اپنے اصلی بہروپ میں ظاہر ہوا - وہ کچھ کرتب کئے - کہ حاضرین بیتاب ہو گئے "

سبحان اللہ ایسے لوگ اور پھر تہذیب اور نرمی کے مدعی بنتے ہیں - اور ہمیں بتاتے ہیں - یہ سختی کرتے ہو - کیا الفضل میں بھی ایسے فقرے کسی کے حق میں دکھا سکتے ہو ؟

الفضل پر دل آزاری کی تہمت

معزز معصر کشمیری لاہور

سید ولی اللہ شاہ صاحب کے خط کے ان فقرات پر برہم ہے جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے متعلق تھے - اس کے نزدیک اس سے مسلمانوں کی قومی توہین اور مذہبی دل آزاری ہوئی ہے - جہاں تک ہم غور کرتے ہیں - سید ولی اللہ شاہ نے ایسی کوئی بات نہیں لکھی - انھوں نے اپنے عقیدے کا اظہار کیا ہے - اور بس جس کا ہر شخص مجاز ہے - آپ خود ہی غور فرماویں - جو مسیح و مہدی آپ کے زعم میں ہے جب وہ آجائے تو جو اس کے حلقہ اطاعت میں شامل نہ ہونگے - آپ ان کی نماز و نماز و جنازوں میں شمولیت کو کیا سمجھیں گے - پس بعینہٖ وہی پوزیشن اسوقت ہماری ہے - اور ہمیں اس میں معذور و حق بجانب سمجھنا چاہیئے - ورنہ یوں تو دل آزاری کا مفہوم اسقدر وسیع ہے کہ لا الہ الا اللہ بھی نہیں کہنا چاہیئے - کہ اس سے سکھوں کو بالخصوص بہت تکلیف پہنچتی ہے - اسی طرح قرآن کی بہت سی آیات کو جو عیسائیوں و دیگر مذاہب باطلہ کے متعلق ہیں نکال دینا چاہیئے - کہ اس سے ان سب کی دل آزاری ہوتی ہے - جو ان عقائد فاسدہ کو اپنی نجات کا موجب سمجھتے ہیں - جناب ذوق غور کریں - کہ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ اور اولٰئک ھم شر البریۃ ایک عیسائی ٹھنڈے دل سے سن سکتا ہے ؟ بتوں کے بارہ میں حصب جہنم سن کر ایک ساتنی خوش رہ سکتا ہے - پس ولی اللہ شاہ اگر کسی کی نماز کو نماز نہیں سمجھتا - تو اس سے دوسروں کو کیا تکلیف پہنچ سکتی ہے - جیسا کہ ایک غیر احمدی ہماری نماز کو نماز نہ سمجھے - تو ہمارا کچھ نہیں بگڑتا - جمعہ کا خطبہ سننا منع نہیں - نماز اقتداء میں پڑھنا منع ہے - اور بس ؛

غیر احمدی سے احمدی بننے والے میانوالی کے ۳۰ آدمیوں کے نام چھپے تھے - کہ وہ مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر احمدی ہوئے - یہ کوئی عجیب بات تو نہیں - کیونکہ سیدنا محمود کے ادنیٰ خدام میں درجنوں ایسے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان۔ دارالامان۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۱۴ء

اللہ رے بیخبری

ایک بزرگ اپنے تئیں ”لائف ممبر صدر انجمن احمدیہ“ تحریر فرما کر کچھ عجیب قسم کا اشتہار پیغام میں شائع فرماتے ہیں۔ خیر ہمیں ان کے اشتہار کے مطلب سے فی الحال کچھ غرض نہیں۔ صرف تعجب یہ ہے۔ کہ وہ اسقدر قانون دان اپنے تئیں ظاہر کر کے خود اصلی اصول انجمن سے واقف نہیں۔ عام جماعت کی اطلاع اور واقفیت کے لئے ہم اس مضمون کو لکھتے ہیں۔ تاکہ لوگ اصل معاملہ کی تہ تک پہنچ جاویں۔ اور ان بزرگ کو بھی معلوم ہو جاوے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کیا چیز ہے۔ جسکے لائف ممبر وہ اپنے تئیں ظاہر فرماتے ہیں سنئے!

اصل میں دو انجمنیں ہیں۔ الگ الگ

(۱) صدر انجمن احمدیہ

(۲) مجلس معتمدین

نمبر اول یعنی صدر انجمن میں تمام وہ لوگ جو احمدی مذہب رکھتے ہیں۔ داخل ہیں۔ اور ہر شخص بلا کسی امتیاز اور کسی خصوصیت کے اسکا ممبر ہے۔ جسطرح ایک ادنیٰ احمدی اس کا ممبر ہے۔ اسی طرح ایک مالدار اور دولتمند۔ غرض تمام احمدی اسکے ممبر ہیں۔ اور جہاں جہاں صدر انجمن کا لفظ آتا ہے وہاں احمدیوں کی جماعت ہی مراد ہے۔ اور ہر احمدی اسکا ممبر ہے کوئی خصوصیت کسی شخص کی نہیں۔ اب بحیثیت ممبر صدر انجمن یعنی ایک احمدی ہونے کے جو آپ ڈراوے دے رہے ہیں۔ کہ صدر انجمن ٹوٹ چکی۔ اور اس کی ملکیتوں اور جائدادوں کا کوئی مالک نہیں سو یہ آپکا بیان صریحاً غلط ہے۔ صدر انجمن احمدیہ موجود ہے اور اگر کوئی قانونی کارروائی اس کے نام سے کیجائیگی تو یقیناً آپکو شکست ہر عدالت اور ہر محکمہ میں نصیب ہوگی۔ کیونکہ جب صدر انجمن کے ممبر دونوں طرف سے پیش ہونگے۔ یا کم از کم ان کے نام اور تعداد ہر فریق اپنی طرف سے تحریری پیش کریگا۔ تو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ایک طرف تو قریباً تمام جماعت ہے۔ اور دوسری طرف چند ہی۔ پس اس صورت میں آپکا کوئی دھمکی دینا محض ایک گیدڑ بھبکی ہے۔ اور بس جب تک کوئی احمدی رہے۔ صدر انجمن کا ممبر ہے۔ جب نہ رہے۔ تو پھر نہیں۔ پھر لائف ممبری کہاں رہی۔ شاید آپ مجلس معتمدین اور صدر انجمن کو ایک سمجھتے ہیں جس وجہ سے آپ سے ایسی غلطی ہوئی۔

دوسری انجمن مجلس معتمدین اس سے علیحدہ ہے۔ جس کے کل ۱۵ ممبر ہیں۔ یہ مجلس ٹرسٹیوں کی ہے۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں۔ جو صدر انجمن کی طرف سے مقبرہ بہشتی کی وصیتوں اور جائدادوں اور سکول وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔ یہ جماعت کیطرف سے معتمد ہیں۔ اور کچھ مالی انتظام اسکا چلاتے ہیں۔ اس کے بہت سے ممبر لائف ممبر ہیں۔ یعنی تمام عمر وہ ممبر رہیں گے۔ بشرطیکہ وہ احمدی رہیں۔ اور پھر بشرطیکہ ”اگر آئندہ کسی کی نسبت یہ محسوس ہوگا۔ کہ وہ پارسا طبع نہیں ہے یا یہ کہ وہ دیانتدار نہیں ہے۔ یا یہ کہ وہ ایک چالباز ہے اور دنیا کی ملونی اپنے اندر رکھتا ہے۔ تو انجمن کا فرض ہوگا کہ بلا توقف ایسے شخص کو اپنی انجمن سے خارج کرے۔ اور اس کی جگہ اور مقرر کرے“۔ (ضمیمہ الوصیت)

یہ تمام شرائط ان لائف ممبروں کے لئے ہی ہیں۔ اسکے بعد کسی کو کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ اپنے تئیں بار بار لائف ممبر ظاہر کر کے پیش کرے۔ کیا وہ عالم الغیب ہے۔ کہ ہمیشہ احمدی رہیگا۔ اور ایسا معصوم ہے۔ کہ کبھی بھی اس میں یہ صفات خدانخواستہ پیدا نہ ہو جائینگی جسکی وجہ سے انجمن اسکو نکالنے پر مجبور ہو جاوے۔ کیا ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ کہ بڑے بڑے مدعی خدمات حضرت صاحب کی زندگی میں ہی خود برگشتہ ہو گئے۔ یا حضرت صاحب کے اشتہار [illegible] نکال دئے گئے۔ اور کیا ایسے ابتلاء وفات بشیر اول اور دعویٰ مسیح موعود اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہونے کے وقت نہیں آئے۔ جن کے سبب سے بہت بہت سے بظاہر مخلص اور مرید اس جماعت سے الگ ہو گئے۔ پھر ایسے الفاظ لکھنا کیسی جسارت کا کام ہے۔ کیا کوئی بشارت ایسی موجود ہے۔ یا قطعی الہام دکھایا جا سکتا ہے جس سے معلوم ہو۔ کہ ان میں سے کوئی کبھی گمراہ نہ ہوگا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ دفعہ ۱۰ ضمیمہ الوصیت سے جس کی عبارت اوپر نقل کی گئی ہے۔ یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ کبھی ایسا ضرور ہوگا۔ کہ بعض لائف ممبر ان میں سے جادۂ صواب سے منحرف ہو جائیں گے۔ سو ہر شخص کے لئے خوف کا مقام ہے۔ اور بجائے اپنے تئیں بڑا ظاہر کرنے کے اور لائف ممبر پیش کرنے کے اسے یہ کوشش اور دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ مرتے دم تک اس کو ہدایت کے راہ پر قایم رکھے۔ نہ یہ کہ وہ اپنے تئیں ایسا پیش کرے۔ کہ وہ ہمیشہ کے لئے معصوم ہو گیا اور اب کبھی وہ جادۂ صواب سے منحرف نہ ہوگا۔ اب ہم اصل بات کی طرف رجوع کر کے یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ معتمد یا ٹرسٹی کا لفظ ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ قوم کی طرف سے ایک اعتبار کے لائق کام کرنیوالا ہے۔ اور مجلس معتمدین بموجب ان معنوں کے صدر انجمن احمدیہ یعنی تمام احمدیوں کی طرف سے کارکن ہے۔

اب بجائے کارکن ہونے کے ان کا ہر طرح حاکم ہو جانا اور جماعت کے کثیر بلکہ اکثر حصہ کے برخلاف کچھ ممبروں کا اپنے تئیں ہی اور اپنی رائے کو ہی منوانے کی کوشش کرنا کسقدر غلطی ہے۔ اگر جیسا کہ آپ بار بار قانونی دھمکیاں دیتے ہیں۔ یہ بات کسی عدالت میں پہنچائی جاوے۔ اور جگہ جگہ سے جماعتوں اور انجمنوں کے اعلان اور اظہار اس بات کے شائع ہوں۔ کہ ہم کثرت رائے کے فیصلہ پر راضی ہیں۔ اور پھر حضرت صاحب کا وہ فیصلہ بھی پیش ہو۔ کہ کثرت رائے ہی حق ہے۔ اور پھر یہ بات ظاہر کی جاوے۔ کہ آپ صرف ٹرسٹی ہیں۔ اور قوم کا اکثر حصہ آپ پر ٹرسٹ یعنی اعتماد نہیں رکھتا۔ تو فرمایئے۔ کہ کس طرح آپ مقدمہ جیت کر اور سرخرو ہو کر عدالت سے نکلیں گے۔ اور خلیفہ کے بارے میں جب عدالت میں وہ اشتہار پیش ہو جس میں آپ صاحبان نے حضرت مسیح موعود ہی کی طرح حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری جائز بلکہ ضروری رکھی تھی۔ اور پھر آپ کے کاغذات اور انجمن کے رجسٹروں میں ”خلیفۃ المسیح“ کا لفظ پایا جاتا ہو۔ اور پھر ایسے ریزولیوشن موجود ہوں۔ جس میں آپ نے بحیثیت انجمن کے حضرت مسیح موعود کے صحیح احکام کے برخلاف حضرت خلیفۃ المسیح کا حکم ان کے زمانہ میں مانا ہو۔ جیسے کہ نیچے کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ تو اسوقت آپ کو کیا جواب سوجھے گا۔

(۱) مثلاً حضرت اقدس نے انجمن کو حکم دیا تھا۔ کہ فلاں شخص کی روٹی لنگر سے بند کیجاتی ہے۔ انجمن کوئی بندوبست کرے اس پر حضور کی وفات کے بعد پیش ہو کر قرار پایا۔ کہ بموجب حکم حضرت خلیفۃ المسیح روٹی لنگر سے ہی جاری رہے۔ اور

حضرت کا تحریری حکم "داخل دفتر" ہو۔

(۲) یا مثلاً الوصیت میں لکھا ہے۔ کہ "انجمن کو اختیار نہیں ہوگا۔ کہ بجز اغراض سلسلہ احمدیہ کے کسی اور جگہ وہ روپیہ خرچ کرے"۔ اس کے برخلاف یونیورسٹی فنڈ۔ اور انجمن ترقی تعلیم امرتسر کو مجلس معتمدین نے بحکم حضرۃ خلیفۃ المسیح روپیہ دیا۔ بحیثیت انجمن کے اور اگر یہ کہو۔ کہ یہ بھی اغراض سلسلہ میں داخل ہے۔ تو میرا جواب ہے۔ کہ یہ بات غلط ہے۔ سرسید احمد خانصاحب اور بعد ان کے نواب محسن الملک نے بہت زور لگایا۔ کہ حضرت اقدس ایک پیسہ ہی ان کو چندہ میں دیں۔ مگر آپ نے صاف انکار فرمایا۔ اور ان کی باتوں کو سلسلہ احمدیہ سے بالکل الگ فرمایا۔ پس یہاں انجمن نے برخلاف حکم ظاہری حضرت مسیح موعود کے خلیفۃ المسیح کا حکم ان کے وقت میں تسلیم کیا ÷

(۳) تیسری ایک اور بات سن لیجئے۔ ضمیمہ الوصیت دفعہ ۱۰ میں حضرت صاحب کا حکم ہے۔ کہ "اگر کوئی کچھ بھی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہ رکھتا ہو۔ اور یہ امر ثابت ہو۔ کہ وہ ایک صالح درویش ہے۔ اور متقی اور خالص مومن ہے۔ .... تو وہ بھی میری اجازت سے یا میرے بعد انجمن کی اتفاق رائے سے اس مقبرہ میں دفن ہو سکتا ہے"۔ اب فرمائیے۔ کیا انجمن نے اس دفعہ پر کبھی حضرت صاحب کی وفات کے بعد ایک دفعہ بھی عمل کیا۔ بہت سے لوگ قادیان میں مرے۔ اور بلا انجمن کے اتفاق رائے یا بدوں اس کے کہ باہر کے ممبروں کو اطلاع بھی ہو۔ بحکم خلیفۃ المسیح مقبرہ بہشتی میں دفن کر دیئے گئے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ ایک واحد مردہ بھی مقبرہ بہشتی میں اس دفعہ ۱۰ کے ماتحت ایسا دفن نہیں ہوا۔ جس پر انجمن کا اتفاق رائے ہو۔ ہاں بہت سے [illegible] دفن ہوئے۔ مگر سب بحکم خلیفہ کیا اس سے [illegible] ہو

(۴) کیا آپ کو حکیم فضل دین صاحب مرحوم کی زمین وغیرہ کا جھگڑا یاد ہے۔ آپنے ایک فیصلہ کیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح دوسری طرح چاہتے تھے۔ جب انھوں نے دیکھا کہ آپ مانتے نظر نہیں آتے۔ تو چند ممبروں کو جماعت میں سے خارج کرنیکا اعلان عین عید کے دن ہونیوالا تھا۔ جب وہ لوگ معافیاں مانگنے لگے۔ اور بعض کے تار کہ خدا کے واسطے رحم کرو۔ کشمیر سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آئے۔ اور آخر انجمن کے ممبروں کو اپنا فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم کے ماتحت بدلنا پڑا۔ کیا کوئی ہے۔ جو انکار کرے ÷

(۵) انجمن کے ریزولیوشنوں کی پرمان کرو۔ بجز ?? صفحہ صفحہ پر ایسے ریزولیوشن ملیں گے۔ جہاں کوئی امر اس طرح لکھا ہے۔ "بحکم حضرت خلیفۃ المسیح" یا "حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح یہ امر پاس ہوا"۔ کیا اسوقت خلیفہ کے اتباع سے انجمن نہ ٹوٹتی تھی۔ جواب ٹوٹ جائیگی۔

(۶) آپ تو بڑے زور سے لکھتے ہیں۔ کہ اگر خلیفہ یا اخیاً ہوگا۔ تو جتنے بھی چاہیگا۔ ممبر بڑھائیگا۔ جس کو بھی چاہیگا نکال دیگا۔ حالانکہ بروئے قواعد انجمن جو حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں پاس ہو چکے ہیں۔ نئے ممبروں کے داخل کے لئے کم از کم ⅔ کی کثرت رائے شرط ہے۔ مگر دیکھئے۔ تو وہاں بھی آپنے مسیح موعود اور انجمن کے رجسٹرڈ قواعد کی پابندی نہ کی۔ اور صرف خلیفہ کا حکم مانا۔ حضور علیہ السلام کے بعد تین ممبر نئے داخل ہوئے۔ اور ایک خارج ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ ہماری جگہ میاں بشیر احمد صاحب ممبر بنائے جاویں۔ بس اس کہنے پر بغیر قواعد کی پابندی کے حضرت خلیفۃ المسیح کا اخراج اور میاں بشیر احمد کا ادخال ہوا۔ پھر مولوی شیر علی صاحب کے ادخال کے وقت جب یہ امر ایجنڈے میں پیش ہوا۔ تو اکثر کی رائے مفتی محمد صادق صاحب کے بارہ میں تھی۔ یا کسی کی مولوی صدر الدین صاحب کے بارے میں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ قرعہ ڈال لو۔ قرعہ میں مولوی شیر علی صاحب کا نام نکلا۔ اور برخلاف کثرت رائے اور برخلاف قواعد انجمن کے جہاں قرعہ اندازی کا کوئی ذکر نہیں مولوی شیر علی صاحب بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ممبر منتخب ہوئے۔ تیسرا ادخال ماسٹر صدر الدین صاحب کا تھا۔ اس میں بھی انجمن کے قواعد کی پابندی نہ کی گئی۔ اور نہ ⅔ رائے یا باتفاق رائے یہ کام کیا گیا۔ بلکہ حاضرین کی رائے کے مطابق باستصواب حضرت خلیفۃ المسیح ÷

کیجئے اسوقت وہ خطرے نہ تھے جبکہ اب آپ لوگوں کو خیال آتا ہے۔ کیا تمام جدید تقرر اور اخراج قواعد کے ماتحت ہوا تھا؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ چار میں سے ایک مثال بھی نہیں دیکھتے۔ سب کچھ حسب ایماء حضرت خلیفۃ المسیح ہوا۔ اور ان قواعد کو توڑا گیا۔ جو مسیح موعود کے وقت میں ان کے حسب الحکم انگریزی اور اردو میں شائع کئے گئے تھے ÷

خیر یہ تو چند مثالیں تھیں۔ مگر آپ دھمکی دیتے ہیں۔ تو یاد رکھئے سب آپ پر الٹی پڑیگی۔ اسوقت یہ ثابت ہو جائیگا۔ کہ آپ پر اب قوم اعتبار نہیں کرتی۔ اور اہنا ٹرسٹی آپ کو نہیں جانتی صدر انجمن کے معدودے چند ممبر صرف آپ کے ساتھ ہیں۔ مجلس معتمدین کی قلت کے لئے صرف آپ کے پاس ہے۔ آپنے خلیفہ کو مانا اور مطاع مانا۔ اس کے حکموں کے سامنے اپنے فیصلوں اور حضرت مسیح موعود کے احکام کو توڑا۔ یہ سب باتیں ریزولیوشنوں اور انجمن کے سب رجسٹروں سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ جب یہ بات ہے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ بار بار "رجسٹرڈ" "رجسٹرڈ" کہکر دھمکیاں دینا صرف لاف زنی ہے۔ (راقم ایک ممبر مجلس معتمدین)

اپیل بخدمت برادران سلسلۂ احمدیہ!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ خداوند تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ اور آپ کے کاروبار میں برکت ڈالے۔ آپ صاحبان پر اسی سال بہت سی تکلیفیں آئیں۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے آپ نے سب کچھ برداشت کرکے ثواب حاصل کئے۔ اور اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون کے مصداق بنے۔ آزمائش اور امتحان کے دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اور اولٰئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ کے دن قریب آتے جاتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو تھوڑے دن من قبل الفتح انفاق کے باقی ہیں۔ وہ غنیمت سمجھنے چاہئیں۔ اور بڑھ بڑھ کر قدم رکھنا چاہیئے۔ اور اصحاب رسول اللہ کا نمونہ یاد رہے نہیں۔ بلکہ بمصداق آخرین منہم لما یلحقوا بہم کے آپکو بالکل وہی ہو جانا چاہیئے۔ آجکل سلسلہ کی مدات تقریباً سب کی سب مقروض ہو رہی ہیں۔ اور ہال کی تکمیل کیلئے بھی روپیہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ نے یہ شرط لگا دی ہے۔ کہ جبتک ہال مکمل نہ ہو وے۔ پانچ ہزار روپیہ ادا نہیں ہو سکتا۔ امید ہے۔ کہ آپ صاحبان ان کاموں کو جو آپنے خود شروع کر رکھے ہیں۔ تکمیل تک پہنچانے میں سعی بلیغ فرماویں گے خدا تعالیٰ آپکا مددگار ہو۔ اور دین کی مدد کیلئے وہ خود آپکے دلمیں وحی فرماوے کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے سلسلہ کی وہی امداد کرتے ہیں جنکے تعلقات خداوند تعالیٰ کے ساتھ مضبوط ہیں۔ جیسا کہ الہام حضرۃ صاحب میں ہے۔ کہ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء آپ سب مخلصین اسکے مصداق ہیں۔ خرچ کرنیکو اور بہت سی انجمنیں ہیں لیکن جو موافق منشاء الٰہی خرچ کیا جاتا ہے۔ وہی قبول ہو سکتا ہے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ اپنا سب چندہ یعنی پچھلے بقائے اور ماہ مئی کا چندہ قادیان میں بھجوا دیں۔ (خلیفہ رشید الدین محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان)

حضرت صاحبزادہ اولو العزم خلیفۃ المسیح والمہدی میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

(۷)

پارہ ۲۹ - سورۃ الحاقۃ بقیہ رکوع اول

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

سے پہلے اس کی تیاری کے لئے فخر کرنا انسان کو سست کر دیتا ہے لیکن کامیابی کے بعد خوشی کا اظہار کرنا عین فطرت کے مطابق ہے ۔

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۝

ایسا آدمی بڑے عیش میں ہوگا اور بلند بہشتوں میں رہے گا۔ اس کے قریب ہی ثمر ہوں گے

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝

ان کو کہا جائے گا کہ کھاؤ اور پیو۔ خوب ہضم ہونے والے میوے ہیں یہ اس کے بدلے میں ہیں جو کچھ تم نے گذرے ہوئے دنوں میں کیا ۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ ۝ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ۝

اور وہ شخص جس کو کہ اس کی کتاب بائیں ہاتھ میں دی جاوے گی وہ اس طالب علم کی طرح ہوجو کو فیل ہوتا ہے۔ کہیگا کاش میں (زیر تجویز) under consideration رہتا اور ابھی میرا نتیجہ نہ نکلتا یا میرے پرچے ہی غائب ہوجاتے تاکہ مجھے [illegible] معلوم [illegible] ہوتا اور ذلت نہ اٹھانی پڑتی۔ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ امتحان میں فیل ہونے کی وجہ سے بعض طالب علم خودکشی کر لیتے ہیں۔ اسی طرح تجار بھی گھاٹا پانے کی وجہ سے خودکشی کر لیتے ہیں کیونکہ یہ لوگوں کے سامنے اس شرمندگی کو برداشت نہیں کرسکتے تو جب اس دنیا میں چند لوگوں کے سامنے ذلت برداشت نہیں کی جاسکتی تو وہاں جہاں کہ ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں بلکہ اربوں انسان جمع ہوں گے۔ وہاں کیا کرینگے ۔

وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝

ایسا آدمی کہے گا کہ کاش میں اپنا حساب ہی نہ جانتا یا کاش مجھ پر ایسی موت آتی کہ میں پھر نہ زندہ ہوتا۔

جن جن لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں ذلتیں پیش آئی ہیں وہ زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ کاش ہم مرجاتے تاکہ یہ ذلت نہ دیکھتے ۔

مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ۝ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ۝

میرے مال نے مجھ کو کوئی نفع نہیں دیا۔ اور اب مجھے کوئی جواب سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کہوں کوئی دلیل کوئی حجت میرے پاس نہیں رہی

خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝

خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ ان کو پکڑ لو اور دوزخ میں جھونک دو۔ پھر بڑی بڑی لمبی زنجیروں میں باندھ دو۔ جن کی لمبائی ستر ہاتھ ہوگی ۔

یہ اہل عرب کا محاورہ ہے جس چیز کی کثرت بیان کرنی ہوتی ہے اس کے لئے ستر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ ستر سے یہ مراد نہیں کہ وہ ستر ہاتھ ہی لمبی زنجیریں ہوں گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت آیا ہے کہ آپ ستر بار استغفار پڑھتے تھے تو اس سے کثرت مراد ہے۔ کیونکہ آپ تو ہر مجلس میں اور ہر ایک موقعہ پر کثرت سے استغفار پڑھا کرتے تھے یہ ایسا ہی محاورہ ہے جیسا کہ اردو میں بیسیوں کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے کہ میں نے بیسیوں دفعہ یہ دیکھا ہے جس کا مطلب کثرت ہوتا ہے۔ ذرعہا سبعون ذراعا سے یہ مراد ہے کہ بڑی بڑی لمبی زنجیریں ہونگی یہ سزا اس کو اس لئے ملیگی ۔

إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝

کہ وہ اللہ پر ایمان نہیں لاتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلانے پر لوگوں کو رغبت نہیں دلاتا تھا۔ مسکین کو کھانا نہ کھلانا بہت بڑا ظلم ہے انجیل میں کیا ہی عمدہ فقرہ ہے کہ تم لوگوں کے گناہ بخشو تاکہ تمہارے گناہ بخشے جاویں تم لوگوں پر رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے۔ خدا تعالیٰ اس دن فرمائیگا کہ جب تم مسکینوں پر رحم نہیں کرتے تھے۔ تو آج تم پر کیوں رحم کیا جائے۔ بعض لوگوں کی ایسی فطرت ہوتی ہے کہ کمزور اور مسکینوں کو دکھ دے کر خوش ہوتے ہیں اور اگر ان کا بس چلے تو ان کو پیس کر رکھ دینے میں بھی کوتاہی نہ کریں ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈریں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هَاهُنَا حَمِيمٌ ۝ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝

یہ ہمارے مسکین لوگوں کا دوست نہیں بنتا تھا اس لئے اب ہم بھی اس کے دوست نہیں بنتے یہ مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتا تھا۔ ہم اب اس کو ایسا کھانا کھلائیں گے کہ یہ بھی یاد ہی رکھے گا یعنے زخموں کا دھوون کھلائینگے ۔

لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝

یہ کھانا نیکوں کو نہیں دیا جائیگا۔ بلکہ گنہگاروں کو ۔

سورۃ الحاقۃ رکوع دوم

۴ - مئی سنہ ۱۹۱۴ء

دنیا کی طاقتیں اور حکومتیں اپنے دعاوی کے ثبوت کے لئے بڑے بڑے دلائل

پیش کرتی ہیں۔ لیکن اُن کے تمام دلائل مادی ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی ایسا رنگ نہیں ہوتا جسے دیکھ کر کہا جاسکے کہ ان میں تصرف الٰہی ہے مگر خدا کی طرف سے جو لوگ آتے ہیں ان کی تائید مادی دلائل ہی نہیں کرتے بلکہ عالم روحانی کے دروازے بھی کھُل جاتے ہیں اور ایسے ایسے رنگ میں تائید ہوتی ہے۔ کہ انسان سمجھ بھی نہیں سکتے لیکن جب وہ نشان پورے ہو جاتے ہیں۔ تب جاکر بات کھلتی ہے اور وہ چیزیں جن پر انسان کا قبضہ ہی نہیں اور وہ ان کو دیکھ بھی نہیں سکتا وہ بھی مدد کرتی ہیں زمین کے اندر گندھک جوش مارتی ہے۔ اور ملک کو تہ وبالا کر دیتی ہے کہ کیوں نبی کی مخالفت کی جاتی ہے۔ نہایت باریک کیڑے جوش میں آتے ہیں اور طاعون کے رنگ میں دنیا پر عذاب لاتے ہیں کہ کیوں نبی کو نہیں مانا جاتا۔ ہواؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے کہ ایک نبی کی کیوں توہین کی جاتی ہے۔ بادل اکھٹے ہو کر طوفان بنجاتے ہیں اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ ملوں کے اندر ایسی تحریکیں اور مواد پیدا ہو جاتے ہیں جن سے انبیاء کے منکرین ذلیل وخوار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ شہادتیں انبیاء کی تائید میں مہیا فرماتا ہے ؛

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۙ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۙ

اللہ تعالیٰ منکرین کو فرماتا ہے کہ تم اپنی سچائیوں کے لئے بڑے بڑے دلائل پیش کرتے ہو ہم بھی اپنے نبی کے لئے ثبوت دیتے ہیں تمہاری سب باتیں لغو اور بے ہودہ ہیں۔ ان میں ذرا بھی صداقت نہیں۔ اگر صداقت ہو تو کوئی شہادت پیش کرو تم تو کوئی شہادت پیش نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم شہادت کے طور پر ان تمام چیزوں کو جو نظر آتی ہیں۔ پیش کرتے ہیں حتے کہ وہ چیزیں بھی پیش کرتے ہیں جو تم کو نظر نہیں آتیں۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تمام چیزوں میں تو منکرین بھی شامل ہیں۔ تو کیا یہ بھی انبیاء کی شہادت دیتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ واقعی منکرین بھی شہادت دیتے ہیں۔ ابوجہل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ اور جب تک دنیا قائم رہے گی اسی وقت تک یہ ثبوت ہوگا۔ جب وہ جنگ بدر میں زخمی ہوا تو اس سے پوچھا گیا کہ کیا تیری کوئی آرزو باقی ہے تو اس نے کہا کہ میں بڑا ذلیل ہو گیا ہوں کیونکہ انصار نے مجھے قتل کیا ہے (انصار کو کفار ذلیل سمجھتے تھے) اب میری صرف یہ خواہش ہے کہ میری گردن لمبی کاٹی جاوے۔ کیونکہ بڑے بڑے آدمیوں کے لئے یہ عزت کا نشان ہوتا تھا لیکن اس کی یہ خواہش بھی پوری نہ ہوئی اور عبداللہ بن مسعود نے اس کی گردن ٹھوڑی کے قریب سے کاٹی۔ پس ابوجہل بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک ثبوت تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی گلیوں میں مارا مارا پھرتا۔ مرزا (حضرت مسیح موعود ع) کی صداقت کا نشان دیکھ لو ؛

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کی شہادت کے لئے ان سب چیزوں کو جن کو تم دیکھتے ہو پیش کرتا ہوں۔ بھلا کسی انسان کی طاقت ہے کہ ایسا کہہ سکے پھر یہی نہیں بلکہ وہ چیزیں بھی جو کہ تم کو نظر نہیں آتیں اس کی نبوت کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔ نبیوں کے انکار کی وجہ سے زمین کا کلیجہ ہل جاتا ہے۔ زلزلے آتے ہیں۔ طاعون پھیلتی ہے۔ طوفان آتے ہیں۔ کہیں ادبار آتا ہے کسی کے ذلیل ہونے کے سامان مہیا ہوتے ہیں۔ چراغ الدین جمونی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی۔ اس کی بیوی فاحشہ ہو گئی۔ لیکن وہ کونسے ذرائع تھے جن کی وجہ سے اس کی بیوی فاحشہ ہوئی وہ نظر آنے والے نہیں تھے بلکہ خفیہ ذرائع پیدا ہوئے اور اس نے اپنے سامنے اپنی بیوی کو زانیہ دیکھا اور ذلیل وخوار ہو کر مرگیا یہ انبیاء کی صداقت کی شہادتیں ہوتی ہیں ؛

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ

ان شہادتوں سے یہ نتیجہ نکلا کہ یہ رسول ہمارا سچا رسول ہے۔ اور یہ جو قرآن شریف ہے یہ عزت والے رسُول کے منہ سے نکل رہا ہے ؛

اس آیت پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ کیا قرآن شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اور خدا کا کلام نہیں۔ لیکن قول جو بات منہ سے نکلے اس کو کہتے ہیں۔ اب میں جسقدر باتیں کر رہا ہوں یہ میرے قول ہیں لیکن میںنے ان کو بنایا نہیں۔ اسی رنگ میں قرآن شریف اللہ تعالےٰ کا کلام ہے مگر ساتھ ہی جس کے منہ سے نکلے اس کا بھی قول ہے پس چونکہ کفار کہتے تھے کہ یہ رسول جھوٹا ہے اور خود باتیں بناتا ہے اِس لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نہیں یہ خود باتیں نہیں بناتا بلکہ ہم دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ یہ جو کچھ کہتا ہے۔ بحیثیت رسُول ہونے کے کہتا ہے۔ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتا ؛

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۙ

اور یہ شاعر کا کلام نہیں مگر تم ایمان تھوڑا ہی لاتے ہو۔

قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ کے یہ معنے نہیں کہ تھوڑے لوگ ایمان لاتے ہیں بلکہ یہ ہیں کہ تم تھوڑا ایمان لاتے ہو اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بالکل ایمان نہیں لاتے۔ اردو میں بھی کہتے ہیں کہ فلاں شخص میری بات تھوڑی ہی مانتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ نہیں مانتا۔ عربی میں بھی محاورہ ہے اور اس کا مطلب یہی ہے کہ یہ لوگ ہماری بات نہیں مانتے ؛

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۭ

اور نہ یہ کسی دانا آدمی کی بنائی ہوئی باتیں ہیں بلکہ خدا کی ہیں۔ لیکن لوگ ان سے نصیحت حاصل نہیں کرتے ؛

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

اب اصل بات بیان فرمائی ہے کہ یہ رسُول کا قول نہیں بلکہ اس کو رب العالمین نے اتارا ہے۔ اوّل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا ثابت کیا۔ دوم قرآن کریم کی صداقت کا ثبوت دیا کہ یہ رسول کی اپنی بنائی ہوئی باتیں نہیں بلکہ ہم نے اس کو اتارا ہے ؛

تنزیل کے معنے منزل کے ہیں یعنے اتارا گیا ہے ؛

یہاں رب العالمین کا لفظ رکھا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن شریف ساری دنیا کی طرف آیا ہے۔ انجیل۔ توریت۔ وید اور زرتشتیوں کی کتابیں الہامی کہی جاتی ہیں۔ لیکن کوئی کتاب بھی الحمد للہ رب العالمین سے شروع نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان میں ساری دنیا

(8)

سرسری نظر

(۱) ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بعض غیر مبایع لوگوں کی لڑکیاں مشن سکولوں میں پڑھنے کے لئے بھیجی جاتی ہیں - ہم ان کی خیرخواہی کے لئے عرض کرتے ہیں کہ وہ ایسا نہ کریں - ورنہ اس کے بد نتائج سے مامون نہیں رہ سکتے ۔

(۲) حکیم محمد حسین مرہم عیسٰے اور ایک نو مسلم رحیم بخش جو یہاں سے تین چار روپے زیادہ تنخواہ پاکر وہاں گیا ہے - دورے پر گئے تھے - اس دورہ کی رپورٹ کیوں شائع نہیں کرتے - منٹگمری اوچنے میں کیا خاطر تواضع ہوئی - اور دوسرے مقامات میں کیا کچھ کامیابی ہوئی بیان کریں یا اجازت دیں کہ ہم کردیں

(۳) قادیان والوں کو پیر پرست اور لنگر کے ٹکڑے خور اور گمراہ کن اور تباہ کن سلسلہ بتایا جاتا ہے مگر خدا تعالےٰ ان کے حق میں فرماتا ہے ۔ دیکھو تریاق القلوب صفحہ ۵۹ و ۶۰)

"میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے جنھوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے - اور اپنے وطنوں سے ہجرت کرکے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہوکر اپنے وطنوں اور اپنی املاک کی محبت دور کر چکے ہیں اور عنقریب وہ بھی اسی خاک قادیان کو موت تک اپنا وطن بنانا چاہتے ہیں سو یہی درویش ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے میرے الہامات میں قابل تعریف کہا ہے × × × × غرض خدا تعالیٰ نے انہی اصحاب الصفہ کو تمام جماعت میں سے پسند کیا ہے - اور جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اسجگہ آکر آباد نہیں ہوتا - اور کم سے کم یہ تمنا دل میں نہیں رکھتا (لاہور کو مدینۃ المسیح بنانے والے شرمائیں) اس کی حالت کی نسبت مجھے بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے"

(۴) محجوب الاحوال کا جنازہ پڑھنے کے متعلق الفضل میں لکھا گیا تھا اس کے بارے میں کوئی غلط فہمی نہ ہو - کسی غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں - محجوب الاحوال کے متعلق وہی احکام ہیں جو اسلامی فقہ میں پہلے مندرج ہیں

(۵) حامیان پیغام نے تین فنڈ کھول رکھے ہیں پیغام صلح سوسائٹی - احمدیہ انجمن اشاعت اسلام بلاد غربیہ - ٹرسٹ فنڈ - اب ٹرسٹ فنڈ والا شخص پوچھتا ہے - کہ یہ ٹریکٹ وغیرہ کس فنڈ سے شائع ہوتے ہیں تو کہدیتے ہیں کہ آپکے فنڈ سے نہیں مگر یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب پر تو الزام تھا کہ قوم کا روپیہ اپنی خلافت کی تائید میں ٹریکٹوں اور واعظوں پر خرچ کر رہے ہیں اور یہ امر ناجائز ہے - اب احمدیوں سے چندہ لے کر کیوں ایسے ٹریکٹوں اور واعظوں پر خرچ کرتے ہیں کیا یہ اشاعت اسلام ہے اسی طرح یہ کیوں ظاہر نہیں کیا جاتا کہ خواجہ صاحب کے گھر میں کوئی امداد دی جاتی ہے یا نہیں - مولوی محمد علی صاحب کو کچھ تنخواہ یا وظیفہ دیتے ہیں یا دینگے یا نہیں مولوی صدر الدین صاحب کو یا ان کے اہل و عیال کو کچھ ملیگا یا نہیں اگر ملیگا تو کس فنڈ سے - پیغام صلح سوسائٹی میں جن کے حصص ہیں - ان میں کتنا منافع تقسیم ہوا ہے یا نقصان ہوا ہے تو وہ کتنا - یا حصہ داروں کا روپیہ واپس کردیا ہے ؟

(۶) مولوی محمد علی صاحب صدر انجمن احمدیہ کے ملازم ہیں دو سو سولہ کچھ آنے ماہوار کے (۲) صدر انجمن نے ان کو انگریزی ترجمہ قرآن و نوٹز کی خدمات کے لئے مخصوص کیا (۳) یہ ترجمہ و نوٹز صدر انجمن کا حق ہے اس کے سوا کوئی شخص یا انجمن اسے قانوناً اخلاقاً مذہباً چھاپ نہیں سکتا یہ تین صداقتیں ہیں جن کا انکار کسی مومن سے متوقع نہیں اب خدا جانے مرزا یعقوب بیگ صاحب کیوں بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب کا فرد ں - فاسقوں سے کیوں چندہ مانگتے ہیں - حالانکہ چندہ ہرگز نہیں مانگا گیا بلکہ صرف تمام لوگوں کو بتایا گیا ہے - کہ ترجمہ انگریزی کے متعلق اگر کسی اور جگہ چندہ دینگے - تو اپنے مال کو اس کی مستحق جگہ میں نہیں پہنچائیں گے - کبھی یہ کہ صاحب کے نام چندہ بھیجنے سے منع فرمایا - حالانکہ یہ بھی غلط ہے صرف ارشاد ہے وہ بھی احمدی مبایعین کو حسب منشاء ان کے کبھی یہ کہ انجمن ٹوٹ چکی ہے حالانکہ اگر برخلاف نفر ممبروں کے صرف پانچ چھ ممبروں کے قول سے انجمن ٹوٹ چکی ہے تو بھی مرزا یعقوب بیگ یا ان کے کسی ممدوح کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ ترجمہ شائع کرسکے - کبھی کہتے ہیں کہ ایک فاسق کے ترجمہ سے تمہیں کیا - ہم کہتے ہیں کہ انکار خلافت تو ۱۴ مارچ سے ہے اور ترجمہ پہلے کا ہے اور ترجمہ میں اگر کوئی فسق یا شرارۃ یا نفاق کی بات ہوگی جیسا کہ آپ لکھتے ہیں تو ہم خود درست کرلینگے - باقی رہی یہ بات کہ کسی کو اپنے روپوں یا مربعوں پر گھمنڈ ہے تو ہمارے ساتھ ہمارا مولا ہے - جس کا خزانہ لازوال ہے اور جس نے غرباء کی جماعت کو ہمیشہ مظفر و منصور کیا ہے

(۷) مصلح موعود کے لئے مامور ہونے کی شرط حضرت اقدس کی کسی تحریر سے دکھاؤ یہ بات بناؤ - بیعت تو اقرار اطاعت ہے - اطاعت کے بغیر اصلاح کس طرح ہوسکتی ہے پس اصلاح کرنے کے بعد بیعت ایک عجیب فقرہ ہے جو کسی فرزانہ رقم قلم سے نہیں نکل سکتا - بیعت تو اصلاح کے لئے ہوتی ہے - اصلاح کرا کے پھر بیعت کیا معنٰی - اور مسئلہ کفر میں اختلاف رکھ کر بیعت کی اجازت اسی لئے تھی کہ حلقہ اطاعت میں آکر اصلاح ہوجائے گی - جب کوئی بیمار ہوجائے تو اُسے گھر سے باہر نہیں نکال دیا کرتے (الاّ خاص خاص صورتوں میں) بلکہ اسے اپنی نگرانی میں رکھ کر اس کا علاج کیا کرتے ہیں چنانچہ آپ خود مانتے ہیں کہ اس علاج سے بہت سے مریض شفایاب ہوئے - حضرت اقدس کا بھی یہی معمول تھا - نواب محمد علی خان صاحب کی بیعت صرف تبرا چھوڑ دینے کی شرط پر لے لی تھی تا آنکہ اب وہ ایسے مخلص ہیں کہ آپ جیسوں کے عقائد فاسدہ سے تبری کرتے ہیں ۔

(۸) نمازوں کی علیحدگی ہماری طرف سے نہیں ہوئی - مسجد نور میں پیش نماز تمہاری پارٹی کا ایک آدمی تھا اس نے مدت تک بیعت نہ کی پھر بھی حضرت صاحبزادہ صاحب کا ارشاد تھا کہ اُسی کو پیش نماز رہنے دو - باہر سے بھی جتنے خطوط آئے یہی جواب دیا - کہ جب تک فتنہ کا خوف نہ ہو - اگلا امام صلوٰۃ بحال رہے لیکن جب منکران خلافت نے اپنے خطبوں میں احمدیوں کے مخدوم و مطاع کو تباہ کن سلسلہ - پیر پرستی کی بنیاد ڈالنے والا کہنا شروع کیا تو فتنہ کے خوف سے بعض جگہ اجازت دیگئی ۔

(۹) مولوی محمد علی صاحب نے ریویو میں ہرگز نہیں لکھا (جیسا کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد ان کے عمل سے بھی ثابت ہے) کہ حضرت مسیح موعود کے بعد خلفاء متعدد ہوں گے یا خلیفہ صرف غیر احمدیوں سے بیعت لیگا یا انجمن مطاع قوم ہوگی جو فقرات پیغام میں نقل ہوئے ہیں ان سے ہمارے خلاف کوئی بات ثابت نہیں ہوتی یہ تو ہم بھی کہتے ہیں کہ جس پر چالیس مومنوں کا اتفاق ہو جائے وہ بیعت لے چنانچہ جو ایک

تصحیح صفحہ ۷ سطر ۲۸ - بجائے حضرت - معرفت پڑھو

شخص سب سے اول مقرر ہوا۔ اس کو یہ حق مل گیا اور روپیہ کی حساب کتاب کے لئے انجمن ہی ہے جو خلیفہ کے احکام کے ماتحت کام کرتی ہے اگر انگریزی ترجمہ میں کچھ اور لکھا ہے تو یہ قابل تعریف امر نہیں بلکہ دیانت کے خلاف ہے۔ حضرت اقدس نے انگریزی میں نہیں لکھا اُردو میں لکھا وہ اصل اب تک ہمارے پاس ہے وہی حجت ہے جس ۱۹۰۶ء کے ریویو کا آپنے حوالہ دیا ہے۔ اسی میں بلکہ پیش کردہ حوالہ سے ایک سطر اوپر آپکے بیٹے کے جانشین ہونے کی خبر لکھی ہے اسپر اب ایمان کیوں نہیں۔ پھر اسی ریویو میں آپنے مسیح موعود کے رسُول اور نبی ہونے کا اقرار کیا ہے جس سے اب انکار کرتے ہو۔ اور صوفیانہ اصطلاح بتاتے ہو ؛

(۱۰) حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے بارہا انجمن پر اپنے آپکو مطاع فرمایا۔ اب انکار کرتے ہو تعجب ذرا صدر انجمن کے دفتر سکرٹری کا ریکارڈ دیکھو پھر تم لوگوں نے خود اعلان شائع کیا کہ ان کا حکم ایسا ہی ہے جیسے مسیح موعود کا ؛

(ب) یاتی من بعدی اسمہ احمد کی وہی تفسیر کیگئی ہے جو ازالہ اوہام میں حضرت اقدسؑ کی ہے آپ کی حقیقی نبوت کے ہم قائل نہیں کہ مراد اس سے صاحب شریعت ہوتا ہے (دیکھو خط الحکم جو آپنے بہت شائع کیا ہے) البتہ بروزی کے معنے نقلی یا بناوٹی یا برائے نام ہم نہیں سمجھتے بلکہ ظل اور بروز سے وہی مطلب ہے جو ایک قرآن کی نقل دوسرے قرآن سے ہوتا ہے کہ بحیثیت قرآن و کلام اللہ ہونے کے دونوں میں فرق نہیں۔ البتہ دوسرا پہلے کا ظل یا بروز یا نقل؛

(ج) انت منی وانا منک کے معنے جب حضرت اقدس واضح کر چکے ہیں تو ہم اس سے کیوں مسیح موعود کی خدائی پر استدلال کرنے لگے جو عربی محاورات سے ناواقف محض ہو وہ ایسا کرے ہم خدا کے فضل سے عربی زبان اور اس کے محاورات کو جانتے ہیں اور احادیث میں ایسے الفاظ رسُول کریم کی زبانی سن چکے ہیں ؛

(د) پیغام لکھتا ہے "فخر رُسل" صرف حضرت نبی کریمؐ کیلئے ہے اور غیر مامور انسان کے لئے اس کا استعمال ناجائز ہے یہ حضرت اقدس کی کتب سے ناواقفیت کا ثبوت ہے اول تو یہ اعتراض خدا پر کرنا چاہیئے جس نے یہ الہام کیا پھر حضرت اقدس پر جنھوں نے یہ سمجھا کہ یہ الہام پسر موعود (محمود) کی نسبت ہے سہ لُستہ فخر رُسل قرب تو معلوم شد۔ پھر دیکھو سر الخلافۃ صفحہ ۱۳۔ ابوبکرؓ غیر مامور کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

ولا شک انہ فخر الاسلام والمرسلین۔ اب بتاؤ کہ حضرت ابوبکرؓ جو نہ تو نبی تھے اور نہ مامور ان کی نسبت یہ لفظ آپنے استعمال کیا اور اسے فخر المرسلین فرمایا یا نہیں ہے کوئی جواب تمہارے پاس ؛

(۱۱) قاری سرفراز حسین نے اپنی ولایتی چٹھی میں لکھا ہے یہاں کا انتظام ایک کمیٹی کے ماتحت چاہیئے مگر خواجہ صاحب کو یہ بات طبعاً ناپسند ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں "یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ یہاں کی ضروریات کا علم تو ہم کو ہو اور یہاں کی ضروریات کا انتظام ہندوستان کے دوست کریں (تو پھر ان سے روپیہ کیوں مانگتے ہو) حالانکہ خلیفۃ المسیح کے مشورہ کے خلاف غیر احمدیوں سے چندہ لینے کا خمیازہ اُٹھانے کا موقعہ تو اب آیا ہے۔ افسوس ہے کہ احمدیوں کا چندہ بھی محل پر خرچ نہ ہوا۔ کیونکہ احمدیت کو پیش کرنا خواجہ صاحب کے نزدیک سم قاتل ہے اور غیر احمدیوں سے وعدہ کر چکے ہیں کہ میں احمدیت سے الگ رہ کر کام کرونگا ؛

(۱۲) خواجہ صاحب نے تمام جہان کی شہرت اپنی ذات سے متعلق کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ مصر میں چونکہ ہمارے دوست کام کر رہے ہیں۔ اسلئے آپ اپنے رسالہ میں ایک دو صفحے عربی کے بھی رکھنا چاہتے ہیں اور اس میں حضرت خلیفۂ ثانی کے ایک مبائع کے رہین منت ہونگے وو کنگ کے لکچروں کا سلسلہ بھی حضرت خلیفۂ ثانی ہی کے ایک مبائع چودہری فتح محمدؐ صاحب ایم۔ اے نے شروع کیا تھا جو بابرکت ثابت ہوا کیونکہ اس کی بنیاد نہایت نیک نیتی پر تھی ؛

(۱۳) اوّل درجے کی بے غیرتی پیغام میں ایک مضمون چھاپ کر دکھائی گئی ہے۔ جس میں مضمون نویس نے ظہر الفساد فی البر والبحر کے ماتحت راجہ رام موہن رائے۔ پروشیچندر دت۔ سوامی دولکانند۔ سید احمد خان۔ سید جمال الدین افغانی۔ میرزا غلام احمد قادیانی کو ایک صف میں گنا ہے اور ان سب کو مشرق اور اہل مشرق کی سبز بختی اور نجات کی دلیل بتاتا ہے کیا ان لوگوں کے دل میں مامور من اللہ اور دوسری لیڈروں میں کچھ فرق رہ گیا ہے اور کیا خدا کے مُرسل کی ہتک کا اس سے بڑھ کر اور کوئی پیرایہ ہو سکتا ہے کہ اسے اور پروشیچندر اور سوامی دولکانند اور سید احمد خان

(۱۴) یہ ایک خطرناک جھوٹ ہے کہ ریویو آف ریلیجنز کو صرف لاہور کے احمدیہ بلڈنگس کے چند افراد چلاتے رہے۔ اور انھوں نے ہی قوم کو ماتم سے بچایا۔ ریویو کی امداد تمام قوم کرتی رہی ہے اور کرتی ہے۔ البتہ ریویو میں کام کرنیوالوں کی گراں قدر تنخواہوں سے اسپر بوجھ بہت پڑتا رہا۔ سوا دوسو روپے ماہوار تک ایڈیٹر نے لئے۔ پھر عملہ کا خرچ اور اس کی تنخواہیں اتنی بڑی کہ اس کے بالمقابل دوسرے رسالے کے تین ماہ کے خرچ کے برابر۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ریویو کی اشاعت میں روڑا اٹکانے والے البتہ یہ بزرگ تھے ؛

گو ایاب لائن میں کھڑا کیا جائے پھر اس کے بعد مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوزیشن کو ایسے رنگ میں ظاہر کیا ہے کہ گویا حضرت مسیح موعود ان سے فیضیاب ہوتے تھے بلکہ شان مہدویت حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کا حصہ قرار دی ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود عمر بھر لا مہدی الا عیسیٰ پر زور دیتے رہے اور کشتی نوح میں لکھا کہ جو مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں مانتا وہ میری جماعت سے نہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ وہ مہدی موعود صرف آپ ہی تھے کوئی اور نہ تھا۔ سوچو اور غور کرو ؛

رپورٹ

۱۴ر جون کو کاٹھ گڈھ میں جلسہ ہوا قادیان شریف سے ماسٹر عبد الرحیم صاحب و ماسٹر عبد الرحمان صاحب تشریف لائے۔ اگرچہ باہر سے مہمان بہت کم تشریف لائے مگر جلسہ بہت بارونق ہوا۔ گاؤں کے لوگ بہت خوشی سے جلسہ میں شریک ہوئے۔ مستورات بھی جلسہ میں شریک ہونا چاہتی تھیں مگر نشست کا کوئی انتظام نہ ہوا رات کے وقت کوٹھے پر ماسٹر صاحبان کے لیکچر ہوئے۔ نماز کی تاکید کی۔ رسم پرستی سے منع کیا۔ نکاح بیوگان کی تحریک کی زن و مرد نے دونوں صاحبان کے لیکچر پسند کئے۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب کا لیکچر تو بہت ہی شوق سے سنا گیا مولوی عبد الصمد صاحب نے بھی خلافت کا وعظ کیا اور نکاح بیوگان کی نظمیں سنائیں لیکچر بہت کامیابی سے ختم ہوئے ؛ عبد السلام سکرٹری منتظم کمیٹی جلسہ کاٹھ گڑھ

ضرورت نکاح ایک احمدی جن کی عمر ۳۲ سال، پابند صوم وصلوٰۃ ہونے کے علاوہ ۲۲ روپیہ ماہوار کے مستقل ملازم سرکار ہیں آیندہ ترقی کی بھی امید ہے پہلی بیوی کے فوت ہو جانے

ے مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح کو اسکے بارے میں کیا الہام ہوا تھا۔